ڈاکٹر غلام عباس گوندل

لیکچرر، شعبہ اُردو، یونیورسٹی آف سرگودھا

کیٹلر کی قواعد: کچھ نئی دریافتیں

Dr. Gulam Abbas Gondal

Lecture, Department of Urdu

University of Sargodha

Ketelaar's Grammar: Some New Discoveries

Jean Josua Ketelaar (1659-1718) was the first grammarian of Urdu language. His book "Instructie Ofte Onderwijsinghe Der Hindoustaanse en Persiaanse..." was written in 1698 in Dutch language but there were too many misconceptions about his work. In Urdu it is generally considered that it was written in Latin and some words are in Hindustani script. It is considered a book of grammar but it contains a fair portion of vocabulary too. In the same way it is believed that its only manuscript is present in Royal Archives Hague. But now it is time to correct the record, especially in Urdu. Now at least three manuscripts of this book have been discovered and modern technology and internet have put them in easy access. This article discusses the whole historical development about the search and discoveries of more than three hundred years.

اردو قواعد نویسی کے آغاز و ارتقا کے بارے میں کئی مسائل تاحال حل طلب ہیں ۔ان میں سے ایک سوال اردو قواعد کی اولین کوشش کا بھی ہے۔کم از کم اردو خوان طبقے کے لیے اس ضمن میں جامع اور مستند معلومات کا فقدان ہے۔مولوی عبدالحق کی ’قواعد اردو‘ کے مقدمے میں جان جوشوا کیٹلر کو اردو کا پہلا قواعد نویس قرار دیا گیا لیکن اصل مخطوطے تک رسائی نہ ہونے کے سبب اسی مقدمے سے کئی غلط فہمیاں پھیل گئیں۔مولوی عبدالحق کے بعد اردو محققین نے زیادہ تر اسی مقدمے پر انحصار کیا۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اور سلیم الدین قریشی نے ایک دو جگہ پر ریکارڈ درست کرنے کی کوشش کی لیکن چند اشاروں کے سوا کچھ پیش نہ کیا۔اس پس منظر میں دو مقالے تیار کیے گئے ہیں ۔پہلا مقالہ ”کیٹلر کی قواعد: کچھ نئی دریافتیں“ کے عنوان سے ہے۔اس میں کیٹلر کے حالات

زندگی کامختصر جائزہ پیش کیاجائے گا اور اس کی قواعد کی ابتدائی اطلاعات سے لے سنہ۲۰۱۱ء تک کی تحقیقات کا تاریخی جائزہ لیاجائے گا۔دوسرامقالہ ''کیٹلر کی لغت وقواعد:موضوعاتی مطالعہ'' کے عنوان سے ہے جس میں اس کتاب کاموضوعاتی مطالعہ پیش کیاجائے گااوراس قواعد کے بارے میں ان اعتقادی شکل اختیارکر لینے والی غلط فہمیوں کاازالہ کیاجائے گا۔

کیٹلر کا تعارف:[۱]

کیٹلر کاپورانام جین جوشواکیٹلر (Jean Josua Ketelaar) ہے۔یہ پولینڈ کے شہرڈانزک (Danzig) کے نزدیکی قصبے البنگ (Elbing) میں ایک جلدساز کے گھر میں 1659ء میں پیداہوا۔اس کے والدنے اسے (Johann Schwechausen) نامی ایک جلدساز کے پاس تربیت کے لیے چھوڑ دیا۔وہاں اس پر چوری کاالزام لگا۔اس نے تادیب سے بچنے کے لیے ڈانزگ کارخ کیا۔وہاں ایک اورجلدساز کے ہاں ملازم ہوا۔وہاں اپنے استادکوزہردی لیکن ایک دواساز کے بروقت پہنچ جانے کے سبب اس کی جان بچ گئی۔ وہاں سے وہ سٹاک ہوم (جرمنی) کو بھاگا۔اپنے نام کوجرمن تلفظ (Ketelaar) میں ڈھالا۔ ۱۶۸۲ء میں ایسٹ انڈیاکمپنی میں شپ مین کے طور پرملازم ہوگیا۔وہ بٹاویا (جکارتہ) کے راستے ممبئی کے شمال میں سورت کی بندرگاہ پرپہنچا۔یہاں وہ کمپنی میں کلرک ہوااور بعدازاں ترقی کرکے ۱۶۸۷ء میں اسسٹنٹ اور ۱۶۹۶ء اسسٹنٹ سے کھاتہ دار (Bookkeeper) ہوا۔ بعدازاں احمدآباد میں نائب ناظم تجارت اور ۱۷۰۰ء میں آگرہ میں ناظم تجارت مقررہوا۔

اگلے برس وہ جونیئرمرچنٹ بن گیا۔۱۷۰۵ء میں کافی کی خریداری کی غرض سے یمن کے شہرالمخا (Mochaw) کاتجارتی سفرکیا۔اس سفرمیں اسے فرانسیسی بحری ڈاکوؤں کاسامناکرناپڑالیکن وہ کامیاب لوٹا۔بٹاویا (جکارتہ) میں اسے سراہاگیا۔اس نے عرب ممالک کادوسراسفر۱۷۰۷ء میں کیا۔اس باروہ تجارتی مشن کاسربراہ تھا۔

کیٹلر کی سفارت کاری:

۱۷۱۱ء میں اسے مغل دربارمیں سفارت کارمقررکیاگیا۔وہ سورت سے ۸ فروری ۱۷۱۱ء کوروانہ ہوا۔۱۷۱۲ء میں جب سفارتی امورکسی مثبت نتیجے کے قریب تھے توبہادرشاہ[۲] کاانتقال ہوگیا۔اس کے بعدمغل شہزادوں کی لڑائیوں کی وجہ سے حالات خراب ہوگئے لیکن کیٹلر نے بہادرشاہ کے جانشین جہاں دارشاہ سے رابطہ جاری رکھااورآخرکاراس سے خاطرخواہ مراعات کافرمان حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔کیٹلر ۷ فروری ۱۷۱۳ء کوواپس سورت پہنچا۔ادھرجہاں دارشاہ کوفرخ سیراوراس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ۱۰جنوری ۱۷۱۳ء کوشکست ہوگئی۔یوں سورت پہنچنے سے پہلے ہی حاصل کردہ مراعات کافرمان بے اثرہوگیا۔اس سفارت کاری پربہت رقم اورتحائف صرف ہوئے تھے اس لیے کیٹلر کوحکومت کی جانب سے سخت سست بھی کہاگیا۔وہ ایک ذہین انسان تھااورذولسانی تربیت کاحامل تھااس لیے مختلف مشرقی ممالک میں سفارت کاری کے لیے موزوں تھا۔اسی بنیادپر۱۷۱۵ء میں اسے ایران میں سفیر بناکربھیجا گیا۔۱۲مئی ۱۷۱۸ء کوبندرعباس میں فوت ہوااوروہیں مدفون ہے۔

کیٹلر کی لغت وقواعدنویسی:

کیٹلرایک ذہین شخص تھاجس نے ایک مجرم کے طورپرعملی زندگی کاآغازکیالیکن اپنی ذہانت اورمحنت کے بل بوتے پرمجرم سے

ملازم ،منتظم ،تاجر، ماہرلسانیات اورسفارت کاربنا۔اس کا زبان دانی کا ہنرایک ایسا ہنرتھا جواس کے ہرمنصب پرفائز ہونے کا ایک سبب رہا۔وہ ڈچ اورجرمن توپہلے ہی جانتا تھا۔ہندوستان آکرہندستانی اورفارسی سے اس قدرواقفیت ضرورحاصل کی کہ اس وقت لغت اورقواعدکی ایک کتاب لکھنے کے قابل ہواجب اس کے سامنے کوئی مثال موجودنہیں تھی۔جان جوشواکیٹلر کی کتاب کاعنوان یہ ہے: [۳]

Instructie Ofte Onderwijsinghe Der Hindoustaanse en Persiaanse talen naven hare declinate en Conjugatie, als mede hollandse maat en gewigten mitsgaders beduijdingh vergeleykinge, der hindoustanse med de eeniger moorse namen etca.

(ہدایت یاتعلیم زبان ہندوستانی وفارسی مع ان کی تصریف ومطابقت فعل نیز ہندوستانی اورڈچ پیمانوں اوراوزان کاموازنہ اورچندمسلمان ناموں کے معانی۔)

اردوخوان طبقہ کوکیٹلر کی قواعدنویسی کی پہلی اطلاع مولوی عبدالحق ان الفاظ میں دیتے ہیں:

''جہاں تک تحقیق کی گئی ہے ،اس سے یہ ثابت ہوتاہے کہ پہلا یورپین جس نے ہندستانی کے قواعدلکھے وہ جان جوشواکیٹلر تھا۔جوپرشیاکے شہر ایل بجن میں پیدا ہوا۔ مذہب میں یہ لوتھر کا پیرو تھا۔یہ شخص شاہ عالم بادشاہ (۱۷۰۸ء۔۱۷۱۲ء) اورجہاں دارشاہ بادشاہ (۱۷۱۲ء)کے دربارمیں بطورڈچ سفیرکے حاضرہوا۔۱۷۱۱ء میں وہ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کاناظم تجارت بہ مقام سورت مقررہوا۔وہ لاہورسے آتے اورجاتے وقت براہ دہلی آگرے سے گزرا لیکن یہ بالیقین نہیں کہاجاسکتا کہ وہ وہاں ٹھہرابھی کہ نہیں ۔۔۔اس نے ہندستانی زبان کے قواعداورلغت پرکتاب لکھی جوسنہ۱۷۴۴ء میں ڈیوڈمل نے چھاپ کرشائع کی۔قیاس یہ ہوتاہے کہ یہ کتاب اس نے ۱۷۱۵ء کے لگ بھگ تالیف کی ہوگی۔یہ کتاب لیٹن زبان میں ہے لیکن ہندستانی الفاظ اورعبارتیں رومن حروف میں ہیں۔البتہ حروف کے پیٹوں میں ہندستانی الفاظ بعینہٖ لکھے ہیں اورالفاظ کااملاڈچ زبان کے طریقے پرہے۔ایک بات اس قواعدمیں قابلِ لحاظ یہ ہے کہ حرف فاعلی''نے'' کاکہیں ذکرنہیں ہے اورعلاوہ ہم کے وہ 'آپ' کوبھی (جوگجراتی زبان میں استعمال ہوتاہے)جمع متکلم کی ضمیربتاتاہے۔'' [۴]

پاکستان کی حدتک اگلے چھ عشروں تک اس بیان کوحرف آخرماناجاتارہا مثلاً ڈاکٹرخلیل الرحمان داؤدی نے ''قواعدزبان اردومشہوربہ رسالہ گل کرسٹ'' کی تدوین کی تواس کے مقدمے میں لکھا:''ہندوستانی زبان کی قواعدکے متعلق پہلی کتاب کیٹلرکی ہے۔'' [۵] لیکن اس سنہ تالیف اورکیٹلر کے بارے میں معلومات کے لیے مولوی عبدالحق کی فراہم کردہ معلومات پرکچھ اضافہ نہ کرسکے۔اسی طرح ڈاکٹررضیہ نورمحمدکے الفاظ میں :

''اردوزبان کی پہلی باقاعدہ گرائمراسی دورسے یادگارہے ۔یہ گرائمر John Joshua Ketaer نے لکھی ۔یہ ہالینڈ کاباشندہ تھااورلوتھرکاپیروکارتھا۔۔۔کیٹلر نے ہندستانی قواعدولغت لاطینی زبان میں مرتب کیے تھے ۔'' [۶]

اسی قسم کے خیالات کا اظہار ڈاکٹر عبدالرؤف پاریکھ نے اخبار 'ڈان' کے لیے لکھے گئے ایک مضمون میں کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

"As for Urdu, John Joshua Keterlaer, the then Dutch ambassador to India, wrote Urdu`s first grammar in 1715. Written in Latin, it was named `Grammatica Indostanica`, as Indostan, Indostani, and Hindustani are among the different names Urdu has had through centuries. But it could not be published till 1743."[7]

(اردو کے معاملے میں ہندستان میں ڈچ سفارت کار، جان جوشوا کیٹلر نے اردو کی پہلی قواعد ۱۷۱۵ء میں لکھی۔ یہ لاطینی میں لکھی گئی اور ''گراماٹیکا اندوستانا' نام دیا گیا جیسا کہ اندوستان، اندوستانی اور ہندوستانی ان مختلف ناموں میں سے ہیں جو صدیوں (کے سفر) میں اردو کے تھے۔ لیکن یہ ۱۷۴۳ء سے پہلے شائع نہ ہو سکی۔)

محولہ بالا اقتباسات کے تقابل سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں زیادہ تر مولوی عبدالحق کی فراہم کردہ معلومات پر انحصار کیا گیا ہے۔ ان تحریروں میں یہ نکات قابل ذکر ہیں:

۱۔ کیٹلر کی قواعد، اردو قواعد کی پہلی کتاب ہے جو ۱۷۱۵ء میں تالیف ہوئی۔

۲۔ یہ لاطینی زبان میں لکھی گئی اور ۱۷۴۳ء میں شائع ہوئی۔

۳۔ ہندستانی الفاظ اور عبارتیں رومن حروف میں ہیں۔ البتہ حروف کے پیٹوں میں ہندستانی الفاظ بعینہٖ لکھے ہیں اور الفاظ کا املا ڈچ زبان کے طریقے پر ہے۔

اب یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ مولوی عبدالحق کی معلومات کا ماخذ کیا ہے۔ اس ضمن میں وہ تحریریں دیکھنا ہوں گی جو کیٹلر کی قواعد کے بارے میں ''قواعد اردو'' (۱۹۱۴ء) کی اشاعت سے پہلے سامنے آ چکی تھیں۔ اس سلسلے میں پہلی اطلاع بنجمن شلزے کی ''ہندوستانی گرائمر'' کے دیباچے میں دی گئی کہ ڈیوڈ مل کے انتخاب Dissertationes Selectae میں کیٹلر کی قواعد بھی شامل ہے۔[۸] دوسری اطلاع ۱۸۹۴ء میں ملتی ہے جب Emilio Teza نامی سکالر نے ایک مقالہ Dei primi dtudi sulle lingue industaniche alle note di G.A.Grierson کے عنوان سے Reale Accaddemia dei Lincei of Rome میں پڑھا۔[۹]

اس مقالے میں اس بنجمن شلزے کی کتاب ''ہندستانی گرائمر'' (مطبوعہ) کے دیباچے میں مذکور کیٹلر کی قواعد کی نشان دہی کی گئی۔ یہ وہی قواعد تھی جو ڈیوڈ مل نے ''De Lingua Hindustanica'' کے نام سے ''Dissertationes Selectae'' میں لیڈن سے شائع کی۔

گریرسن کی 'لنگوسٹک سروے آف انڈیا'' کی نویں جلد کے حصہ اول[۱۰] اور ان کی ایک مختصر کتاب "A Bibliography of Western Hindi including Hindustani" میں کیٹلر کی قواعد کا ذکر موجود ہے۔ دونوں کتابوں میں سنہ تالیف ۱۷۱۵ء

ہے۔مولوی عبدالحق نے بھی سنہ تالیف ۱۷۱۵ء درج کیا ہے۔''قواعد اردو'' ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی جب کہ''لنگوسٹک سروے آف انڈیا'' کی نویں جلد کا حصہ اول پہلی بار ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا۔اس لیے یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مولوی عبدالحق نے اس سے استفادہ کیا ہوگا۔البتہ:

A Bibliography of Western Hindi including Hindustani"

۱۸۰۳ء میں ممبئی ایجوکیشنل سوسائٹی سے شائع ہو چکی تھی۔اس کتاب میں کیٹلر اور اس کی قواعد کے بارے میں چند اقتباس ہیں [11]۔جب گریئرسن کی ان عبارتوں اور مولوی عبدالحق کے اندراجات کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں تو مولوی عبدالحق کا بیان گریئرسن کا ترجمہ نظر آتا ہے۔مولوی عبدالحق کے ہاں گریئرسن سے استفادے کی صورت دیکھنے کے لیے گریئرسن کے چند جملے دیکھیے:

> "John Joshua Ketelaer(also written Kotelar,Kessler or Ketteler)was a lutheran by religion born at El-Bingen in Purssia.He was accertited to Shah Alam Bahadurshah(1708-1712)and JahandarShah(1712)as Dutch envoy. In 1711 he was Duth East India company's director of trade at 'Surat'. He passed through Agra going and coming from Lahore(via Delhi), but there does not seem to be any evidence available that he ever lived here.He wrote a grammar and vocabulary of the "Lingua Hindustanica" which was published by Divid Mill in 1743 in his "Miscellania Orientalia".We may assume that hey were composed about the year 1715.[12]

یہ جملے دیکھنے کے بعد طے ہوتا ہے سطور سابقہ میں مولوی عبدالحق کا جو اقتباس (حوالہ:۳) درج ہے،وہ انھیں سطور کا ترجمہ ہے۔اس وقت تک گریئرسن کی معلومات ہی سب سے بہتر تھیں اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ مولوی عبدالحق نے گریئرسن سے استفادہ کرتے ہوئے تمام اہم معلومات اردو جاننے والوں کو بہم پہنچائیں۔س اقتباس سے مترشح ہے کہ مولوی عبدالحق کا بنیادی ماخذ گریئرسن کی کتاب ہی ہے۔

"A Bibliography of western Hindi including Hindustani"

کیٹلر کی قواعد کا سنہ تالیف،اس کا لاطینی زبان میں مرقوم ہونا اور ۱۷۴۳ء میں ڈیوڈمل کے انتخاب میں شائع ہونا،یہ سب معلومات گریئرسن کے مطابق ہیں۔اب دیکھنا یہ ہے کہ' اس جملے کا ماخذ اور مفہوم کیا ہے:

> ''ہندستانی الفاظ اور عبارتیں رومن حروف میں ہیں البتہ حروف کے پیٹوں میں ہندستانی الفاظ بعینہٖ لکھے ہیں اور الفاظ کا املا ڈچ زبان کے طریقے پر ہے۔ایک بات اس قواعد میں قابلِ لحاظ یہ ہے کہ حرف فاعلی''نے'' کا کہیں ذکر نہیں ہے اور علاوہ ہم کے وہ آپ کو بھی (جو گجراتی زبان میں استعمال ہوتا ہے) جمع متکلم کی ضمیر بتاتا ہے۔''[13]

ان جملوں کو سمجھنے کے لیے کیٹلر اور ڈیوڈمل کے ضمن میں گریئرسن کے متفرق جملوں کو دیکھنا ہوگا۔گریئرسن، ڈیوڈمل کے **Dessertaiones Salectae** کے مضامین کے تعارف میں لکھتے ہیں :

> To us its principal intrest consists in the fact that in the Miscellanea Orientalia he prints Ketelaar's Hindustani Grammar and Vocabulary which as we have seen was written about the year 1715.He also gives some plates illustrating Indian alphabets....Except for the plates of characters all the Hindustani is in the Roman characters., body of the work being written in Latin. Spelling of the Hindustani word is based on the Dutch system of pronunciation.....He has no idea of the use of 'ne'.On the other hand he takes the gujrati use of 'ap' to mean we....[14]

ان انگریزی جملوں سے عیاں ہے کہ مولوی عبدالحق نے سارا تعارفی مواد گریئرسن سے لیا ہے۔اس میں دل چسپ بات یہ ہے گریئرسن نے He also gives some plates illustrating Indian alphabets لکھا۔اس کا اشارہ صفحہ نمبر ۱۵۵۶ اور ۵۵۷ کے درمیان اس نقشے کی طرف تھا،جس میں ناگری ہندسے اور حروف تہجی درج ہیں ۔اب مولوی صاحب plates کو پیپٹ پڑھنے سے تو رہے ۔اس لیے قیاس یہ ہے کہ مقدمے کے مسودے میں کوئی ایسا جملہ ہوگا جس میں 'پیپٹوں' کے بجائے 'پلیٹوں' ہوگا لیکن کاتب نے اسے 'پیپٹوں' بنا کے جملہ بھی درست کر دیا۔اب قواعد اردو کا معاملہ یہ کہ مولوی صاحب نے اپنی زندگی میں ''قواعد اردو' پر کئی بار نظر ثانی کی اور اس میں سیکڑوں ترامیم اور اصلاحیں کیں لیکن مقدمے پر ایک بار بھی نظر ثانی نہیں کی۔اگر وہ مقدمے پر نظر ثانی کرتے تو یقیناً اصلاح کر دیتے۔

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی کتاب ''جامع القواعد۔حصہء صرف'' ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی تو اس میں کیٹلر کی زندگی کے بارے میں تمام کوائف گریئرسن کے مطابق تھے۔کتاب کے متن کی بابت ان کا خیال تھا:

> ''پہلا یورپین شخص جس نے ہندوستانی زبان کی کتاب لکھی وہ جان جوشوا کیٹلر تھا۔۔۔اس نے لاطینی زبان میں "Grammatica Indostana'' کے نام سے اردو کی ایک قواعد لکھی ۔اس کا سن تالیف غالباً ۱۷۱۵ء ہے لیکن اس کی اشاعت ۱۷۴۳ء میں ہوئی۔کتاب کا متن لاطینی میں ہے اور ہندوستانی الفاظ اور عبارت رومن میں لکھی ہے البتہ حروف کی جدول میں ہندوستانی الفاظ اردو املا میں لکھے گئے ہیں اور ولندیزی کے مطابق ان کا املا اختیار کیا گیا ہے۔۔۔یہ بات نہایت دل چسپ ہے کہ کیٹلر نے حروف 'نے' کا؛ جو زمانہ ماضی کی حالت فاعلی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے؛ ذکر نہیں کیا۔[۱۵]

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے سامنے گریئرسن اور مولوی عبدالحق کی معلومات ہیں۔انھوں نے

''پیٹوں'' کا لفظ تو نکال دیا لیکن ایک نیا ابہام پیدا کر دیا کہ ''جدول میں ہندوستانی الفاظ اردو املا میں لکھے گئے ہیں اور ولندیزی کے مطابق ان کا املا اختیار کیا گیا ہے'' اب یہ امر فہم سے بالاتر ہے کہ ''اردو املا میں لکھے گئے الفاظ'' کا ''املا ولندیزی زبان میں'' کیسے ہوسکتا ہے۔اس ابہام کا بنیادی سبب یہ ہے کہ انھوں نے اس وقت تک کیٹلر کا مخطوطہ دیکھا تھا نہ بنجمن شلزے کی ''ہندوستانی گرائمر''۔ بعدازاں جب انھوں نے بنجمن شلزے کی قواعد ''ہندوستانی گرائمر'' کے نام سے تدوین و ترجمہ کے ساتھ ۱۹۷۷ء میں شائع کی تو اس میں اس مؤقف سے اعراض برتا۔اس کتاب کے مقدمے میں سترھویں اور اٹھارویں صدی کی مستشرقین کی کچھ کاوشوں کا تذکرہ کیا۔اس کے بعد لکھتے ہیں:

> ''مولوی عبدالحق صاحب لکھتے ہیں کہ جہاں تک تحقیق کی گئی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلا یورپین جس نے ہندوستانی زبان کے قواعد لکھے ، جان جوشوا کیٹلر تھا۔مولوی صاحب کے خیال میں یہ کتاب ۱۷۱۵ء کے لگ بھگ لکھی گئی اور ڈیوڈمل نے اسے ۱۷۴۳ء میں شائع کیا۔مولوی صاحب اسے لاطینی زبان میں بتاتے ہیں لیکن جیسا کہ شلزے کی قواعد کے مقدمے سے قطعی طور پر واضح ہے ۔ یہ لاطینی میں نہیں ، ڈچ میں تھی ۔ یہ درست نہیں کہ پیٹوں میں ہندوستانی الفاظ بعینہٖ لکھے ہیں اور ان کا املا ڈچ زبان کے طریقے پر ہے۔شلزے نے اس کا شکوہ کیا ہے کہ کاش فاضل مؤلف ان کا املا فارسی رسم الخط میں بھی لکھ دیتا تا کہ تلفظ کے بہت سے مقامات واضح ہوجاتے۔جان جوشوا کیٹلر کی قواعد اردو یا ہندوستانی کی پہلی قواعد بھی نہیں ہے۔ سطور بالا میں سترھویں صدی عیسوی میں اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کا بیان ہو چکا ہے۔''[۱۶]

اس اقتباس میں حتمی طور پر یہ کہا گیا کہ کیٹلر کی کتاب لاطینی میں نہیں بلکہ ڈچ زبان میں تھی۔پیٹوں میں ہندستانی الفاظ بعینہٖ درج ہونے کی تردید کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ کیٹلر کی قواعد اردو کی پہلی قواعد بھی نہیں ۔ان دعووں میں بھی ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے سامنے کیٹلر کی قواعد کا اصل متن نہیں ہے بلکہ معلومات کا ماخذ بنجمن شلزے کی ''ہندستانی گرائمر'' کا مقدمہ ہے۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اس کتاب کے ۱۷۱۵ء میں تالیف ہونے کو رد نہیں کیا۔ جہاں تک اس کے اردو یا ہندستانی کی پہلی قواعد نہ ہونے کا ذکر ہے تو انھوں نے اس کتاب میں لغت اور قواعد کی کتب میں فرق روا نہیں رکھا اس لیے ان کی درج کردہ کتب میں سے کون سی اردو قواعد کی کتاب ہے؟ یہ ثابت نہیں کیا۔کیٹلر کی قواعد کے ضمن میں کچھ ابتدائی کوائف سلیم الدین قریشی کی کتاب ''اٹھارویں صدی کی اردو مطبوعات'' میں بھی ملتی ہیں۔وہ ڈیوڈمل کے Dissertationes selectae میں کیٹلر کی قواعد کی نشان دہی کرنے کے بعد اور کیٹلر کا مختصر تعارف کرانے کے بعد اس قواعد کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''فارسی اور اردو قواعد کی مذکورہ بالا کتاب اس نے اپنے لکھنؤ کے قیام کے دوران ۱۶۸۹ء میں مکمل کی تھی ۔اس کے مخطوطے کی واحد نقل ہیگ کے رائیل آرکائیوز (Royal Archieves) میں موجود ہے ۔اس کو کیٹلر کے ایک ہم پیشہ دوست Issaq Vander Hoeve نے نقل کیا تھا۔اس پر لکھنؤ ۱۶۹۸ء کی تاریخ درج ہے۔''[۱۷]

اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیٹلر کی قواعد ۱۷۴۳ء کے بجائے بہت عرصہ پہلے سترہویں صدی کے اواخر میں مکمل ہو چکی تھی لیکن اس اقتباس سے یہ طے کرنا مشکل ہے کہ یہ کتاب کب مکمل ہوئی کیوں کہ انھوں نے دو سنین ۱۶۸۹ء اور ۱۶۹۸ء درج کیے

ہیں۔انھوں نے'' صفحات ۴۵۶ اور۴۵۷ ناگری حروف کے چارٹوں'' کاذکر بھی کیا ہے۔یہ اطلاع مخطوطے کے بارے میں نہیں بلکہ ڈیوڈمل کے انتخاب کے بارے میں ہے۔یہاں صفحات کے نمبروں میں مصنف سے یا کاتب سے سہو ہوا ہے۔سلیم الدین قریشی جن ناگری اکھروں کاذکرکرتے ہیں وہ ۴۵۶ صفحہ کے بعدایک چارٹ کی شکل میں ہیں ۔ان میں پہلے دیوناگری ہندسے اور بعدازاں حروف تہجی درج ہیں ۔اس چارٹ کے بعد صفحہ نمبر۴۵۷ ہے۔

اب تک بحث میں زیادہ تر سروکاراردوتحریروں سے رہا ہے ۔اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اردو میں کیٹلر کے ڈیوڈمل والے ایڈیشن (۱۷۴۳ء)اور رائیل آرکائیوہیگ میں موجودمسودے کی اطلاع کے سوامستندموضوعاتی مطالعے کی کوئی صورت نظرنہیں آتی۔یہاں یہ ذکرکرنا بھی ضروری ہے کہ سلیم الدین قریشی نے کیٹلر کی قواعد کے ایک انگریزی ترجمے کاذکر بھی کیا ہے ۔ان کے بیان کے مطابق یہ ترجمہ Van de Uitgave نے کیااور لندن یونیورسٹی ک کے سکول آف اورینٹل اینڈ افریکن سٹڈیز کے بلٹن کی جلد ہفتم (۳۷۔۱۹۳۵ء)میں شائع ہوا۔تلاش بسیار کے باوجوداس ترجمے کی دریافت ممکن نہیں ہوئی۔

☆☆☆

اردومصنفین کے بعد ذرادیگرزبانوں میں لکھی گئی تحریروں پربھی نظرڈال لی جائے ۔گریئرسن کی ان دوکتابوں کاذکر پہلے ہو چکا ہے:

1. A Bibliography of Western Hindi including Hindustani/1903
2. Linguistic Survey of India .Vol9.Part 1/1916

ان کتابوں کے اقتباس ہم پہلے دیکھ چکے ہیں،اس لیے دوبارہ درج کرنے سے گریز کیاجارہاہے۔ اس کی فراہم کردہ مزیدمعلومات یہ ہیں:

۱۔ کتاب میں قواعد کے ساتھ ذخیرہ الفاظ بھی شامل تھا۔

۲۔ ضمائرشخصی کی جمعیت میں کیٹلر درست ہے لیکن حرف فاعلی 'نے' کے عدم استعمال میں غلط ہے۔

۳۔ کیٹلر نے احکام عشرہ کا ترجمہ بھی کیا ہے جوکسی بھی یورپی زبان کے قدیم ترین تراجم کی مثال ہے۔[۱۸]

گریئرسن کے ہاں اس امرکی کوئی شہادت نہیں کہ وہ کیٹلر کی قواعد کے مخطوطے سے واقف تھاالبتہ اس نے ڈیوڈمل کے شائع کردہ ایڈیشن کامطالعہ ضرورکیاہے۔گریئرسن کے بعدسنیتی کمارچیٹرجی کاایک مضمون بعنوان:'' The oldest grammar of Hidustan''انڈین لنگوسٹکس کی جلددوم (۱۹۳۳ء)میں شائع ہوا۔اس مضمون میں کیٹلر کی قواعد کے ایک ایسے نسخے کاذکر ہے جولندن میں پرانی کتب کی ایک دکان سے ملا۔یہ وہی متن ہے جوڈیوڈمل نے اپنے انتخاب میں شائع کیا تھا۔اس میں تصدیق کی گئی کہ اصل کتاب ڈچ زبان میں تھی اورڈیوڈمل نے اس کالاطینی ترجمہ شائع کیا تھا۔چیٹرجی نے سنہ تالیف(۱۷۱۵ء) کی بابت گریئرسن سے اختلاف نہیں کیا۔یہ مضمون اگرچہ گریئرسن کے اندراجات کی نسبت طویل ہے لیکن بنیادی موضوع کے حوالے سے معلومات میں خاص اضافہ نہیں کرتا۔کیٹلر کی قواعد کے بارے حتمی اطلاع کاسہرا پروفیسرووگل(Jean Philippe Vogel) کے سر ہے ۔ان کاایک مضمون بہ عنوان: Joan Josua Ketelaar of Elbing, author of the First Hindustani

Grammar بلٹن آف دی سکول آف ساؤتھ ایشیین اینڈ افریکن سٹڈیز، یونیورسٹی آف لندن کے شمارہ ۸ (۱۹۳۵ء) میں شائع ہوا۔اس مضمون کی اہمیت کئی حوالوں سے ہے:

۱۔ تاریخی اعتبار سے یہ پہلا مضمون ہے، جس میں یہ حتمی اطلاع دی گئی کہ کیٹلر کی کتاب کامخطوطہ رائیل آرکائیوز ہیگ میں محفوظ ہے۔

۲۔ اس میں جان جوشوا کیٹلر کے حالات زندگی اوربطورخاص اس کی سفارت کاری اوراسفار کے کوائف قدرے تفصیل سے دیے گئے۔

۳۔ سترہویں صدی کے اواخر میں ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کوسفارت کاری اورتجارت کے لیے کس لسانی صورت حال کا سامنا تھااوراس میں بیک وقت کئی مشرقی اوربطورخاص ہندوستانی زبانوں کا جاننا کیوں ضروری تھا اوراس میں بول چال کی ہندوستانی اور فارسی کی مرکزی حیثیت کیسے تھی۔

۴۔ یہ ثابت کیا گیاہے کہ ڈیوڈمل کا شائع کردہ ایڈیشن نہ صرف مختصر ہے بلکہ اس میں ڈیوڈمل نے بہت کچھ ردوبدل بھی کیاہے۔

ووگل کا یہ مضمون آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ووگل کے ہاں کیٹلر کی قواعد پرایک اورنسبتاً طویل مضمون :

DE EERSTE 'GRAMMATICA' VAN HETHINDOESTANSCH

کے عنوان سے ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا۔یہ ایک طویل مضمون ہے ۔اس مضمون میں جوشوا کیٹلر کے حالات زندگی ،اس کی سفارت کاری،ایسٹ انڈیا کمپنی میں اس کے فرائض منصبی اوراس کے اسفار پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔اس مضمون میں ووگل کی اپنی ابتدائی ذولسانی تربیت کا حوالہ دیا گیا کہ وہ پیدائشی طور پر ہالینڈ کا باشندہ نہیں تھااوراس کی اپنی زبان جرمن تھی۔اس نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت کے لیے ڈچ میں مہارت حاصل کی۔وہ ہندوستان پہنچاتو دربارشاہی کی زبان فارسی تھی ۔فرامین اورخطوط فارسی میں لکھے جاتے ۔معززین ہندوستانی میں کلام کرتے لیکن جملوں کے درمیان فارسی اقتباس اوراشعار کا حوالہ اشرافیہ کامعمول تھا۔دوسری طرف سورت اورگجرات میں عوام جوزبان بولتے تھے ،وہ اس طرح شستہ نہیں تھی جیسے دہلی اورآگرہ وغیرہ کی تھی۔سفارتی امورمیں فارسی سے مفرنہیں تھالیکن تجارتی امورمیں سب سے زیادہ کردار ہندوبنیوں اورآڑھتیوں کا تھاجومقامی زبان بولتے تھے اورمقامی سطح پر ہندوستانی اہم ترین تھی۔ووگل کے خیال میں کیٹلر کی قواعد کے تین بڑے محرکات ہیں :

۱۔ مغل بادشاہوں کے ساتھ رابطے میں رہنے کے لیے فارسی سیکھنا ضروری تھی ۔

۲۔ مقامی افراداوربطورخاص آڑھتیوں کے ساتھ رابطے میں رہنے کے لیے ہندستانی کی فہم لازم تھی۔

۳۔ زبانوں دانی کے بارے میں کیٹلر کی خصوصی ذہانت۔

ووگل نے اس مضمون میں ڈیوڈمل کے انتخاب کی اشاعت سے پھیلنے والی کئی غلط فہمیوں کاازالہ کیا۔ڈیوڈمل کے انتخاب نے کیٹلر کی شہرت ایک قواعدنویس کی بنادی حالاں کہ اس کتاب میں قواعد کی نسبت لغت (ذخیرہء الفاظ) کا حصہ زیادہ ہے۔یہ باقاعدہ قواعدنویسی کے بجائے فارسی اورہندستانی کی آموزش کی کتاب زیادہ ہے۔مزید برآں سابقہ مضمون کی نسبت قدرے تفصیل سے ڈیوڈمل کی متن میں تبدیلی اورکیٹلر کے تسامحات پر لکھا۔

ووگل کے اس مضمون کے بعدکم وبیش پچاس برس تک کوئی ایسی تحقیق سامنے نہیں آئی جسے ووگل پراضافہ کہاجاسکے ۔۱۹۸۷ء

میں تیج کرشنا بھاٹیا کی کتاب

A HISTORY OF HINDI GRAMMATICAL TRADITION-Hindi-Hindustani Grammars Grammarianss, History and Problems

۱۹۸۷ء میں لیڈن سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب اگرچہ ہندی زبان کی قواعد کی تاریخ اور مسائل سے بحث کرتی ہے لیکن اس کے ابتدائی سو صفحات میں قواعد نویسی کی اس روایت کا مطالعہ ہے جو ہندوستانی زبان کے مطالعے پر استوار ہے۔ جس میں جان جوشوا کیٹلر، بنجمن شلزے، جارج ہیڈلی، فرگوسن اور گل کرسٹ کی قواعد نویسی کو تو ہندی قواعد نویسی کی تاریخ میں شامل کیا گیا۔ اس میں تیج کرشنا بھاٹیا کا بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ کیٹلر سے گل کرسٹ تک کے (ایک صدی) نو آبادیاتی دور میں لکھی گئی ان یورپی مؤلفین کی قواعدیں ہندی قواعد کی بنیاد مستحکم کر رہی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ ہندی اور اردو قواعد کی روایت کو کم از کم انیسویں صدی کے وسط تک الگ نہیں دیکھ رہے۔ یہ الگ موضوع ہے۔ اگر اس کتاب کے ابتدائی صفحات کا مطالعہ کریں تو اس میں کیٹلر کی قواعد پر تفصیلی اظہار خیال ہے۔ اس کتاب میں کیٹلر کی قواعد کی تلاش اور اس کے سنہ تالیف اور تاریخی اعتبار سے اس کتاب پر ہونے والے تمام اہم کاموں کا جائزہ لیا گیا ہے البتہ اس میں اردو تحریروں کا ذکر نہیں۔ اس کتاب میں یہ تأثر دیا گیا ہے کہ کئی سوالوں کے جواب پہلی بار دیے جا رہے ہیں۔ ان میں ایک سوال اس کتاب کے سنہ تالیف کا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''اب ان قدیم سوالوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، عرصۂ دراز سے جن کے جواب دینا باقی ہیں۔ قواعد کی تاریخ اور تصنیف سے متعلق سوالوں کے بارے میں مخطوطے کے سرورق آزاد شہادت مہیا کرتا ہے کہ قواعد کی تالیف کے بارے میں گریئرسن کا قیاس درست نہیں تھا۔ یہ واضح ہے کہ جے۔ جے۔ کیٹلر نے یہ قواعد ۱۶۹۸ء میں مکمل کی۔ مکمل مسودہ اسحاق وان ڈرہیو (Jissaz van der Hoeve) نے نقل کیا اور یہ ڈچ زبان میں لکھا گیا تھا۔''[۲۰]

تیج کرشنا بھاٹیا کا یہ بیان کوائف کے اعتبار سے تو درست ہے لیکن یہ دعویٰ کہ ان سے پہلے کسی اور سکالر نے ان حقائق کی دریافت کی ''سنجیدہ کوشش نہیں کی'' درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب کے مصنف یا سنہ تالیف یا کاتب کے بارے میں کوئی اطلاع ایسی نہیں جو ووگل نے ۱۹۴۱ء میں اپنے مضمون:

De Eerste 'Grammatica' van het Hindoestansch.

میں دے نہ دی ہو۔ ووگل نے اپنے مضمون میں سرورق کی عبارت بھی درج کی ہے، جو یہ ہے:

Instructie off onderwijsinge
Der
Hindoustanse, en Persiaanse
talen, nevens hare declinatie en con.
jugatie, als mede vergeleijkinge, der
hindoustanse med de hollandse maat
en gewighten mitsgaders beduijdingh ee:

nieger moorse namen etca:

Door

Joan josuae Ketelaar, Elbigensem

En gecopieert door

Isaacq van der Hoeve, van Uijtreght

Tot Leckenauw A° 1698: —[۲۱]

اس طرح اس سرورق سے کتاب کا نام،مصنف کا نام،کاتب کا نام،کاتب اور شہر کا معاملہ تیج کرشنا بھاٹیا سے کہیں پہلے ۱۹۴۱ء میں واضح ہو چکا تھا۔ بھاٹیا اپنی کتاب میں اس کتاب کے ایک سے زیادہ نسخوں کی بحث بھی چھیڑتے ہیں اور نسخہ ہیگ کے سوا کسی نسخے کی موجودگی سے انکار کرتے ہیں۔ بحث کی بنیاد یہ ہے کہ جب کیٹلر کی اصل قواعد(نسخہ ہیگ)اور ڈیوڈمل کے انتخاب میں بہت زیادہ فرق ہے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ ڈیوڈمل کے پاس نسخہ ہیگ سے الگ کوئی نسخہ تھا۔سوال اٹھا کر خود ہی اس کا جواب دیتے ہیں :

''یہ استدلال بھی ممکن ہے کہ اس قدیم ترین قواعد کی ایک سے زیادہ نقول موجود ہوں اور ڈیوڈمل نے جو نقل استعمال کی ہو،وہ اس سے الگ ہو جو ہمارے تصرف میں ہے۔یہ ہمارے مخطوطے اور مل کے ترجمے میں اختلافات کی توضیح کر سکتی ہے۔کوئی بھی سنجیدہ تفتیش اس دلیل کو خارج از بحث نہیں کر سکتی لیکن اس کی حد درجہ قیاسی صورت درج ذیل حقائق سے واضح ہو جاتی ہے۔ہندی قواعد کی تمام تر تاریخ میں مل،شلزے،گریئرسن ،چیٹر جی،ویدالنکار،جدھاوا،شری وستوا،وبچور کسی نے بھی ایک سے زیادہ نسخوں کی اطلاع نہیں دی۔ووگل نے یہ بھی کہا ہے کہ نسخہ ء ہیگ ،واحد موجود کاپی ہے ،جو معلوم ہے۔مل تسلیم کرتا ہے کہ اس نے اپنے مدونہ نسخے میں تبدیلیاں اور اضافے کیے لیکن وہ ذرا سا اشارہ بھی نہیں دیتا کہ کہیں کیٹلر کے مخطوطے کی دوسری نقل بھی موجود ہے۔اصل مخطوطے میں بھی یہی تأثر دیتا ہے کہ اس کی واحد نقل موجود ہے۔آخر میں یہ کہ ہمارے مخطوطے کی اصلیت اور اس کے واحد نسخہ ہونے کے معاملے کو الگ سے رائیل آرکائیو میں موجود ایسٹ انڈیا کمپنی کا ریکارڈ بھی معاونت کرتا ہے۔''[۲۲]

اس اقتباس میں زور دے کر اس مفروضے کی تائید کی گئی کہ نسخہء ہیگ اور ڈیوڈمل کے انتخاب کے سوا اس کتاب کا کوئی اور نسخہ کہیں موجود نہیں ۔یہ بات انھوں نے ۱۹۸۷ء میں کی تھی۔کیٹلر کی اس قواعد کے حوالے سے اہم ترین کام ۲۰۰۸ء میں کتابی شکل میں سامنے آیا۔کتاب کا نام ہے۔

The oldest grammar of Hindustani : contact, communication and colonial legacy

ڈاکٹر تیج کرشنا بھاٹیا نے ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز اینڈ کلچرز آف ایشیا اینڈ افریقا کے کازوہیکو ماشیڈا(Kazuhiko Machida)کے ساتھ مل کر کیٹلر کی یہ قواعد تدوین و ترجمہ اور اصل نسخے کی عکسی نقل کے ساتھ شائع

کی۔ یوں نسخہء ہیگ کا عکس سب کے سامنے آ گیا۔ اس طرح ۱۶۹۸ء میں لکھی جانے والی اس کتاب کو مکمل طور پر منظر عام پر آنے میں ۳۱۰ برس لگے۔ یہی پہلی کاوش تھی جس کے ذریعے کیٹلر کی قواعد کا براہ راست مطالعہ ممکن ہوا۔ اس کتاب میں بھی کہیں یہ امکان ظاہر نہیں کیا گیا کہ کیٹلر کی قواعد کا کوئی اور نسخہ بھی موجود ہے۔ اس کتاب کی تدوین کے بعد مکمل مخطوطے کی سکین کردہ نقل انٹرنیٹ پر آن لائن مہیا کر دی گئی ۔[۲۳] اب کسی بھی محقق کے لیے اس نسخے کی دستیابی مسئلہ نہیں رہی۔ اصل متن تو ڈچ زبان میں ہے لیکن ابتدائی پچھتر صفحات کی تدوین کر کے اصل نسخے کے ڈچ ،ہندوستانی اور فارسی اندراجات کے ساتھ ان کا انگریزی اور ہندی ترجمہ بھی درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر چہ اس میں میں بھی کئی ابہام اور اسقام ہیں پھر بھی یہ ترجمہ غنیمت ہے۔

بلا شبہ بھاٹیا اور ماشیڈا کی کاوش انتہائی قابل قدر ہے لیکن اس ضمن میں اہم ترین پیش رفت عہد حاضر کی مستشرق اور ہمالیہ سٹڈیز کی ماہر ایک ڈچ خاتون ، اناپٹلوانی (Anna Pytlowany) کی ہے۔ رواں برس انٹرنیٹ پر Utrecht University کی ویب سائٹ پر اس کی تحقیقات پر مبنی ایک مضمون "The Earliest Hindustani Grammar" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس مضمون کو اہم ترین پیش رفت اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں کیٹلر کی قواعد کے نسخہ ء ہیگ کے واحد قلمی نسخہ ہونے کو رد کیا گیا اور لکھا کہ اس کتاب کا ایک نہیں بلکہ تین قلمی نسخے موجود ہیں۔:

> ''ایک طویل مدت تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ رائل آرکائیو میں ہیگ میں موجود مخطوطہ اپنی نوعیت کا واحد کام اور ڈیوڈ مل کے کام کا ماخذ ہے ۔معاملہ اتنا سادہ نہیں تھا تاہم کیٹلر کی ہندوستانی قواعد کے مزید دو مخطوطوں کی دریافت کا مطلب ہے کہ تین مخطوطوں اور مل کے ایڈیشن کے درمیان تقابل لازمی تھا۔ اب کیٹلر کی ہندوستانی قواعد کے تین مخطوطے ہیں'' ۔[۲۴]

وہ ان نسخوں کی تفصیل بھی درج کرتی ہیں۔۔ پہلا مخطوطہ وہی رائل آرکائیو ہیگ والا ہے ۔اس کی تفصیل یہ ہے۔

اندراج نمبر کی معلومات:

Inv. no. 1.13.19.02, Coll. Sypestein, Supplement no. 2 (150 p.: iv (introduction)+125+21 (index)

سرورق کی عبارت:

Instructie Ofte Onderwijsinghe Der Hindoustaanse en Persiaanse talen, nevens hare declinatie en Conjugatie, als mede vergeleykinge, der hindoustanse med de hollandse maat en gewigten mitsgaders beduijdingh eeniger moorse namen etca. Door Joan josua ketelaar, Elbingensem En gecopieert door Jsaacq van der Hoeve,van Uijtreght. Tot Leckenauw Ao. 1698

یہی وہ نسخہ ہے، تیج کرشنا بھاٹیا نے جس کا آن لائن عکس انٹرنیٹ پر فراہم کیا۔ تیج کرشنا بھاٹیا کے ایک بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اچھی حالت میں ہے لیکن جب اس کا آن لائن متن دیکھتے ہیں تو یہ بہت خراب ہے اور اس کی قرآت بہت مشکل ہے۔ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مائیکروفلم کی تیاری میں خرابی واقع ہوئی ہو لیکن اناپٹلوانی بھی اس نسخے کی طبعی حالت کی بابت لکھتی ہیں کہ ''کئی صفحات خراب ہیں، ان کی قرأت ناممکن ہے یا بہت مشکل ہے''۔[۲۵]

۲۔ **Paris, Hôtel Turgot, Fundation Custodia library, Institut Néerlandais**، کا نسخہ:

سرورق کی معلومات:

اس نسخے کے سرورق پر لاطینی زبان میں یہ اطلاع درج ہے کہ یہ مخطوطہ ڈچ عالم اور مغل شہنشاہ کے ہاں ایسٹ انڈیا کمپنی کے سفیر اور سورت میں ڈائریکٹر، جان جوشوا کیٹلر کے متن پر مشتمل ہے۔ اس نے یہ متن جنوری ۱۷۱۴ء میں آگرہ میں قیام کے دوران تحریر کیا۔ اس پر (G.B) دو حرفی دست خط ہیں۔ اناپٹلوانی نے یہ دست خط Gideon Boudaan کے تسلیم کیے ہیں جو ایسٹ انڈیا کے افسران میں شامل تھا۔

۳۔ **Utrecht University Library کا نسخہ:**

اندراج کے کوائف:

Hs. 1478 (1 E 21) (179 p.:iv (introduction)+154+21 (index))

سرورق:

Instructie of onderwijsinghe der Hindoustaanse
en Persiaanse taalen, nevens haare declinatie
en conjugationes, als mede vergelijckingh der
hindoustanse met de hollandse maat en
gewigten mitsgaders beduijdingh eeniger
moorse naamen etca.

ایک اہم سوال:

اگر یہ نسخہ ہالینڈ کی معروف یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود تھا اور اس کے کیٹلاگ میں بھی اس کا اندراج تھا تو تین سو دس برس تک یہ محققین کی نظر سے اوجھل کیوں رہا؟

یہ سوال جس قدر اہم ہے اسی قدر تسلی بخش جواب اناپٹلوانی نے دیا ہے۔ اناپٹلوانی نے یہ نسخہ نہ صرف دریافت کیا بلکہ جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ اس کی مائیکروفلم بھی تیار کی۔ اس کے الفاظ میں :

The name Ian Iosua Ketelaar, Elbengensis, has been crossed out on the title page and (without Elbengensis) on 2r. As a result, the existence

of this manuscript of Ketelaar's grammar remained undiscovered for a long time.[26]

(سرورق پرجان جوشواکیٹلر آف البجن اوراندونی صفحے پرالبجن کے بغیرقلم زدکردیاگیاہے۔نتیجتاً کیٹلر کی قواعد کا یہ مخطوطہ عرصہء درازتک نادریافت رہا۔)

اب یہ مخطوطہ بھی آن لائن موجود ہے ۔اس کے قلم زدالفاظ کی قرأت کے لیے Quantitative Hyperspectral Imaging کی تکنیک سے عکس تیارکیا گیاہے ،اس لیے اب مذکورہ بالاالفاظ کی قرأت بھی ممکن ہوگئی ہے۔مزید برآں اس نسخے کے اندراجات اورنسخہء ہیگ کے اندراجات کوتقابل میں دیکھا گیاتویقین ہوگیاکہ یہ دونوں نسخے کیٹلرکی کتاب کے متن پر مشتمل ہیں۔ چندجزوی اورمعمولی اختلافات موجود ہیں لیکن اس کامتن بہت عمدہ حالت میں ہے اورکتاب کے مطالعے کے لیے بہت مناسب ہے۔

اناپٹلونی نے تینوں نسخوں اورڈیوڈمل کے انتخاب کے بارے میں اپنی رائے کااظہارکیاہے اورکہاہے کہ یہ قیاس کرناممکن ہے کہ ڈیوڈمل نے نسخہء ہیگ کے بجائے Utrecht manuscript کواپنے انتخاب کے لیے استعمال کیاہوگا۔کیوں کہ نسخہء ہیگ تو۱۸۲۲ءتک انگلستان میں تھا۔[۲۷] اسی طرح یہ بات قابل غورہے کہ ڈیوڈمل نے کیٹلرکے بارے میں جویہ کہاہے کہ کیٹلرنے یہ کتاب اس وقت لکھی جب وہ آگرہ میں قیام پذیرتھا یہ صرف **Paris manuscript.** میں درج ہے۔[۲۸]

اس پس منظرمیں اب یہ لازم ہے کہ:

۱۔ تینوں نسخوں کاازسرنوتقابلی مطالعہ کرکے صحیح ترین تنقیدی متن تیارکیاجائے۔

۲۔ یہ کتاب سترہویں صدی میں ہندوستان کی لسانی صورت حال کے بارے میں گراں قدرموادکی حامل ہے۔اس دورکی نوآبادیاتی لسانی ضرورتوں اورقواعدولغت کے آغازوارتقاکامطالعہ بھی اس کے مطالعے کے بغیرناممکن ہے ،اس لیے ضرورت اس امرکی ہے کہ کتاب کے تنقیدی متن کااردوترجمہ بھی لازماً تیارکیاجائے۔یہ کام انفرادی طورپرکرنے کے علاوہ ایک پراجیکٹ کے طوربھی کیاجاسکتاہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ کیٹلرکی قواعدکے بارے میں زیادہ ترج۔ف۔ووگل اوراناپٹلونی اورسلیم الدین قریشی کی فراہم کردہ معلومات پرانحصارکیاگیاہے جوان ماخذات سے لی گئی ہیں:

[A.J.Ph.Vogel DE EERSTE 'GRAMMATICA' VAN HETHINDOESTANSCH Mededeelingen der Koninklijke Nederlandsche Akademie van Series Wetenschappen, Afd. Letterkunde ; nieuwe reeks, d. 4, no. 15 P. 643-674]

[B.URL. http://bc.library.uu.nl/node/180, official link to Utrecht University Bijzondere collection,page title:"The earliest Hindustani grammar"co-op: Anna Pytlowany]

ج۔ سلیم الدین قریشی ،اٹھارویں صدی کی اردومطبوعات(توضیحی فہرست)،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان ،۱۹۹۳ء،ص:۱۶

۲۔ سلیم الدین قریشی ،کی کتاب ''اٹھارویں صدی کی اردومطبوعات(توضیحی فہرست)'' کے صفحہ ۱۶پرشاہ عالم ،بہادرشاہ اور جہاندارشاہ الگ الگ اس طرح لکھا ہے کہ یہ تین بادشاہ معلوم ہوتے ہیں لیکن شاہ عالم اور بہادرشاہ ایک ہی بادشاہ کے نام ہیں۔

۳۔ کیٹلر کی لغت وقواعد کے مخطوطہ،مخزونہ رائیل آرکائیوہیگ کا سرورق۔راقم کے پاس اس کا عکس موجود ہے۔

۴۔ عبدالحق مولوی ،قواعداردو،لکھنؤ،الناظر پریس،۱۹۱۴ء،ص:۱۹

۵۔ خلیل الرحمان داؤدی(مرتب)،قواعدزبان اردومشہور بہ رسالہء گل کرسٹ ،لاہور،مجلس ترقی ءادب ،۱۹۶۲ء،ص:۴

۶۔ رضیہ نورمحمد،ڈاکٹر،اردوزبان وادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کاتحقیقی وتنقیدی جائزہ(۱۴۹۸ء سے ۱۹۴۷ء تک)،لاہور،لائن پرنٹرومکتبہء خیابان،اپریل ۱۹۷۵ء،ص:۱۸۔۱۹

۷۔ عبدالرؤف پاریکھ ،یورپین سکالرزاور اردوگرائمر،(مضمون مشمولہ)ڈان،کراچی،۲۹جون ۲۰۰۹ء

۸۔ ابواللیث صدیقی،ڈاکٹر(مرتب)ہندوستانی گرائمراز بنجمن شلزے،لاہور،مجلس ترقی ءادب ،۱۹۷۷ء،ص:۶

۹۔ تیج ۔کے۔بھاٹیا،ہندی قواعد کی روایت کی تاریخ ،برل،لیڈن،ہالینڈ،۱۹۸۷ء،ص:۲۲

۱۰۔ ''لنگوسٹک سروے آف انڈیا'' کی جلدنہم ،حصہ اول ۱۹۱۶ء میں سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ،کلکتہ نے شائع کی ۔

۱۱۔ A Bibliography of Western Hindi including Hindustani میں کیٹلر کے بارے جوکچھ لکھا گیا؛ گریئرسن نے اسی کو''لنگوسٹک سروے آف انڈیا'' میں نقل کیا۔

13. G.A. Grierson, A Bibliography of Western Hindi including Hindustani, Mombay,Mombay Educational Society,1903,P:4

۱۳۔ عبدالحق ،مولوی ،قواعداردو،ص:۱۹

14. G.A.Grierson, A Bibliography of Western Hindi including Hindustani ,P:4

۱۵۔ ابواللیث صدیقی،ڈاکٹر،جامع القواعد۔حصہء صرف''لاہور،مرکزی اردوبورڈ طبع دوم ۲۰۰۴ء،ص:۱۴۳۔۱۴۲

۱۶ ابواللیث صدیقی ڈاکٹر(مرتب ومترجم)ہندوستانی گرائمراز بنجمن شلزے،لاہور،مجلس ترقی ءادب ،ص:۶

۱۷۔ سلیم الدین قریشی ،اٹھارویں صدی کی اردومطبوعات ،ص:۱۶۔۱۷

۱۸۔ گریئرسن کی ''مغربی ہندی مع ہندوستانی کی ببلیوگرافی''،تواب نایاب ہے البتہ اس کی لنگوسٹک سروے آف انڈیا،جلدنہم،حصہ اول ،کئی کتب خانوں کے ریفرنس سیکشن میں مل جاتی ہے۔اس کے صفحہ ۷۔۸پرکیٹلر کے بارے میں دی گئی معلومات وہی ہیں جو''ببلیوگرافی'' کے صفحہ ۴۔۵ پرموجود ہیں۔

۱۹۔ تیج کرشنا بھاٹیا نے 'ہندی قواعد کی روایت کی تاریخ' ص:۲۳ پر اس مضمون کی سنہ تالیف ۱۹۳۱ء بتایا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مضمون پہلے ہندی یا کسی اور زبان میں لکھا گیا ہو اور ۱۹۳۱ء میں سامنے آ گیا ہو۔

۲۰۔۔ تیج کرشنا بھاٹیا، 'ہندی قواعد کی روایت کی تاریخ، ص:۲۴

۲۱۔ ایضاً، ص:۶۴۶

۲۲۔ ایضاً، ص:۲۵

23. URL asia-www-monitor.blogspot.com/title:facsimile-of-hindi-urduhindustan ../downloadable version/2008

24. URL:,http://bc.library.uu.nl/node/180/page tile:The Earliest Grammar Hindustan-with the help of Anna Pytlowany/2011

۲۵۔ ایضاً، ٹائٹل: Earliest Grammar unearthed

۲۶۔ ایضاً

۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ ایضاً